اقوال الصالحین فی رد تقلید تعیین مجتہدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد او مصلیاً و مسلماً بعضے عوام جیسا جانتے ہین کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جو کوئی انکو واسطے محرم مین رووے پیٹے اُس سے بہت خوش ہوتے ہین حالانکہ اُنسے جو وصیتین اور خطبے منقول ہین اُنمین کیسی صبر اور تسکین کی باتین ہین اور تابعدار اُنکا ایسی باتون سے راضی نہین اسیطرح بعضے جانتے ہین کہ امام اور مجتہد اور علما جو گذرے ہین کہ اُسمین خوش ہین کہ خدا اور رسول کی کلام کی سند پکڑیے اور اُسمین غور نہ کیجیے بلکہ جو کلام بزرگون کی طرف منسوب ہے خواہ سچ ہو خواہ جھوٹ موافق خدا اور رسول کے ہو یا نہ ہو اُسی کو زور سے پکڑے رہیے معاذ اللہ اُنکے غلام نسے یہ باتین ہووین مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ یعنے کسی بشر کا کام نہین کہ اللہ اُسکو دیوے کتاب اور حکم اور پیغمبری پھر کہے وہ لوگونکو کہ تم میرے بندے ہو جاؤ اللہ کو چھوڑکر لیکن تم اللہ والے ہو جاؤ جیسے تھے تم کتاب سکھاتے اور جیسے تھے تم پڑھتے اسواسطے ایک ایک دو دو قول ہر جنس کے ہر طرح بزرگونکے جمع کر دیے اور اپنی ایک نہ کہی اگر دیا وہ کہین تو دفتر بڑا ہوا اور یہ اقوال تمام نہ ہون اِسی سے معلوم ہوتا ہے کہ جتنے ہمارے پیشوا گذرے ہین سب اللہ اور رسول کی کلام پر چلنے کو پکارتے رہے اب ان عبارتون کو انکی کتابون سے خوب ملاؤ کہ شبہ باقی نہ رہے ۞ یہ خلاصہ ہدایہ اور بحر الرائق اور غایۃ البیان اور در مختار کا ۞ ان پڑھے کو جب پہونچے یہ حدیث کہ غیبت توڑتی ہے روزے کو اور یہ حدیث کہ افطار کیا سینگی لگانے والے نے اور جنسے سینگی لگائی اور وہ نہین سمجھتا ہے ناسخ اور منسوخ کو اور نہین جانتا ہے انکی تاویل پھر حدیث پر اعتماد کرکے اُسنے روزہ توڑ ڈالا تو کفارہ نہین اُسپر امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کے نزدیک کیونکہ ظاہر حدیث پر چلنا واجب ہے

بفرمائش شیخ محی الدین تاجر کتب شہر لاہور بازار کشمیری

لغت مین غرض ہر چیز کو کہدیا لیاقت والون نے اور تحقیق کر دیا سو وسیلہ پکڑنا اجتہاد کی طرف بعد جمع ہونے حدیث
کی کتابون کے اور دیکہنے معتبر کتابون کے آسان ہے اسیسے جو آگے اُنکو تہا انتھے + اور یہ عبارت مشارق الانوار کی ہے
سنا مینے سید کو اپنے جنکا نام علی ہے فرماتے تہے کسی فقیہ کو کہ بچ کر چل اے بیٹے میرے اگر چلتا ہے تو نہ چل عقل پر جو
مخالف ہے حدیث کو اور کہتا ہے کہ یہ مذہب میرے امام کا ہے اسواسطے کہ امامون نے چھوڑ دین اپنی بات جب الٹی
دیکہی صریح حدیث کی اور تو تو مقلد ہے کسی ایمن سے سو کیا ہوا ہے تجہکو کہ نہین تقلید کرتا انکی اسبات مین اور
نہین چلتا حدیث پر جسطرح عمل کرتا ہے سالم کی بات پر اس گمان سے کہ شاید انکو حدیث ملی ہووے اور ہم واقف نہین
ہین انتہی + اور یہ عبارت جامع الفواد کی ہے فرمایا عارف باللہ شیخ تاج الدین عثمانی نے اپنی جامع الفواد مین کہ
دین موقوف ہے نقل پر نہین عقل پر یعنے کہ دین موقوف ہے قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس صحابہ او مجتہدین پر
اور جو چلے مجتہدین کی بات پر سو وہ ثواب پاجائیگا دنیا مین اور آخرت مین جبتک پاوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات
تحقیق اور جب پاوے تو چلے رسول اللہ کی بات پر انتھے + اور فرمایا مولانا شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی
تفسیر عزیزیہ مین تحت اس آیہ کے بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا کہ اس آیہ مین اشارہ ہے تقلید کے بطلان کا دو طور
سے اول یہ کہ مقلد سے پوچہیے کہ جسکی تو تقلید کرتا ہے تیرے نزدیک لائق تقلید کے ہے یا نالائق ہے اگر
تو نہین پہچانتا ہے تو باوجود احتمال نالائق ہونے کے کسواسطے اسکی تقلید کرتا ہے اور اگر تو پہچانتا ہے تو کس دلیل
سے پہچانتا ہے تو پس اس عقل کو کہ نشان و پہچان پہچاننے حق کی کیون نہین صرف کرتا ہے اور عار اور ننگ تقلید کی اپنے
اوپر کیون اٹھاتا ہے طریق دوسرا یہ کہ جسکی تو تقلید کرتا ہے اگر اس مسئلہ کو اُسنے بہی اس تقلید سے جانا ہے تو تم دونون
برابر ہوے تمکو کیا ترجیح رہی کہ اسکی تو تقلید کرتا ہے اور اگر اس دلیل سے جانا ہے تو تقلید اسیوقت پوری
ہوگئی کہ تونے بہی اس مسئلہ کو اسی دلیل سے سمجہا اور نہین تو تو مخالف اُسکا ہوگا مقلد نہ ہوگا اور جب تجہے نہی اس مسئلہ
کو دلیل سے جانا تقلید ضائع ہوئی انتھے + یہ عبارت مجد الدین فیروزآبادی کی ہے سفر السعادت مین کہا شیخ
مجد الدین نے کہ عبادت کو مقدم اعتماد کرنا چاہیے اس بات پر کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے صحت اُسکی پہونچی
ہے اور زید اور عمر کے خلاف سے کچہ اندیشہ نہ کرے انتھی + یہ عبارت نبذ الکافیہ کی ہے فرمایا سیوطی رح نے
کہ فرمایا ابن حزم نے کتاب مین اپنی جسکا نام نبذ الکافیہ ہے علم اصول مین کہ تقلید حرام ہے اور نہین حلال ہے

دونوں امام کے نزدیک اور معتبر کلام رسول علیہ السلام کا درجے مین گھٹا نہین مفتی کے قول سے انتہے + حضرت
امام اعظم کی رای غایت البیان اور بحر الرائق مین ہے اور امام محمد رح کی رای چار ہون کتاب مین ہے + اور یہ خلاصہ
شہب محرقہ کا ہے تمسک کرے حدیثون پر کوئی سوا مجتہد کے یہ مذہب مہدویہ کا ہے کہ وہ ایک فرقہ ہے رافضیون
مین سے انکی باتکے رد کرنے مین محمد اسعد حنفی مکی نے ایک رسالہ لکھا اُسکا نام شہب محرقہ رکھا اور اس رسالہ مین مضبوط
کتابون سے یعنے حمیدی اور عنایہ وغیرہ سے ابو یوسف رح کی کلام کے معنی یون لکھا ہے کہ عامی کے معنے نرا جاہل کہ
نہ جانے معنی اور نہ تاویل اور نہ پہچانے ناسخ نہ منسوخ ایسے کو ہی امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کے نزدیک عمل حدیث
پر جائز ہے اور ابو یوسف رح کے نزدیک جائز نہین مگر جب کسی حدیث جاننے والے سے سُنے یا مشہور کتابون مین جیسے
بخاری مسلم مشکوۃ تیسیر بلوغ المرام وغیرہ مین لکہی دیکھے تو پہر عامی کو عمل کرنے مین کیا ڈر ہے انتہے + یہ بات امام
اعظم رح کی ہے فرمایا امام اعظم رح نے نہ چلے کوئی بات پہ میری جبتک نہ جانے کہ کہانسے کہا ہے مینے اور فرمایا اگر ہوی
بات رسول اللہ کے مخالف تو دیوار پرہ ہی مارو انتہے + یہ بات امام ابو الخشابہ کی ہے کہا امام ابو شامہ رح نے کتب قول
مین ایسے پر تحقیق حرام کیا ہے ہمارے زمانہ کے فقیہون نے نظر کرنا حدیث کی کتابون مین اور حرام کیا بحث کرنا اس سے مسئلہ
نکالنے مین اور اسکے معانی مین اور حرام کیا پڑہنا نفیس کتابونکا جو تصنیف ہوئین ہین شرحون مین اسکی اور مشکلات مین
اسکی اور فتوی دیا اپنے زمانہ مین کہ دیکہا کرو بات انکی جو متاخرین فقہا ہین اور چہوڑ دیا دیکہنا دلیلون کو اپنے نبی
علیہ السلام کی جو پاک تر گناہون سے اور چہوڑ دیا دیکہنا باتون کا صحابہ کے جو حاضر تھے وحی کے وقت اور مدد کی محمد
رسول اللہ کی اور سمجہی عمدہ شریعت کو سو بیشک حرام کیا اُن لوگون نے اجتہاد کو مرتبے کو اور رتبے پر مقلد ہمیشہ اور پہر پہلے
زمانہ کو عالم معذور تھے ترک کرنے مین ان حدیثونکے جو معلوم نہ تہین انکو بسبب اسکے کہ اسوقت حدیث کی کتابین جمع نہوئی
تہین اور سیکہی جاتی تہین حدیثین علما کی زبانی اور متفرق ہوتے تہی شہرون مین مقرر اب جاتا رہا وہ عذر اور شکر خدا
کا کہ اب حدیثین جمع ہوئین کتابون مین اور باب باب کردیا ان کتابونکو اور مسلم تبادیا اور آسان کردیا سیکہنے کی راہ کو
بیان کردیا قوی اور ضعیف کو اسکے اور کلام کیا معتبری اور غیر معتبری مین راویونکی اور علتونمین حدیث کی اور تغیر کرونکی انکی
کی اور کلام کیا مشکلات مین اسکے اور مسئلہ نکالنے مین اور بتادیا ہر چیز کو جو علاقہ رکہتی ہے قرآن کے ساتھ بڑی بڑی کتابون
مین جسکا شمار نہین اور یہ اسباب موجود ہین سچی طالبانہ ذہن اور عقل والے کے لیے اور اس طرح کلام کیا فن

کچھ کام کا نہین اور اگر جائز ہوتی تقلید کسی کی تو تھے اصحاب رسول اللہ کے تقلید کے قابل نہ کہ دوسرے اور
کہا ترمذی مین یون لکھا ہے کہ نہین مباح کیا مالک نے اور ابو حنیفہ اور شافعی نے تقلید کرنا اپنے کو کسی کے بعد
ما نغا اسد بلکہ منع کیا ہے تقلید کرنے سے اور کہا اپنی کتاب مین جسکا نام درر ہے کہ ہر شخص پر واجب ہے پہچان
اس چیز کی کہ جسمین طاقت ہو اجتہاد کی دین مین اور نہین حلال ہے کسی پر تقلید کرنی کسی کی نہ زندہ کی
نہ مردہ کی اور جسنے ٹھیرائی تابعداری کسی انسان کی بعد رسول اللہ کے سو قائل ہوا جھوٹ کا اور اٹھا کیا
اجماع صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا اگلے سے لے پچھلے تک اسمین کچھ شبہ نہین اور نہ ہوا تینون زمانون
مین جو خیر القرون ہے کوئی شخص کہ اختیار کرے کسی کی بات پھر چلے ساری بات پر اُسکے اور نسبت کرے
اپنی انکی طرف کیونکہ نسبت کرنی رسول اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف بدعت ہے اور اٹھا کیا اجماع کی نسبت
کرنیوالے نے اور کہا اپنی کتاب مین جسکا نام ابطال التقلید ہے مقرر پیدا ہوئی تقلید چوتھی زمانہ مین اور تقلید کے
معنے یہ ہین فتوے دیوے دین مین کسی پیر کی بات پر بے دلیل سو یہ باطل ہے کیونکہ اسکی بات دین مین بلا
دلیل ہے حالانکہ اختلاف کیا ہے صحابہ اور تابعین اور علماء نے اس فتوے مین کہ جسنے سمجھا بعض کو
بہتر تقلید کرنے مین بعض سے سو کچھ کام کا نہین اور بس کرتی ہے تقلید کے باطل کرنے کو یہ بات کہ جو لوگ
قائل ہین تقلید کے سو خود اقرار کرتے ہین اپنے ناحق پر ہونے کا کیونکہ ہر گروہ حنفیہ اور مالکیہ اور شافعیہ کے اقرار
کرتے ہین اس بات پر کہ تقلید نہین حلال ہے اور تینون امام نے منع کیا ہے اپنی تقلید کرنے کو ساتھ اسکے ہی اُلٹا
کیا اُن لوگون نے اپنے امام کا اور یہ عجب بات ہے کہ آپ مقر ہین تقلید کی بطلان کے پھر آپ ہی تقلید کرتے ہین اور اجماع
ہے اسپر کہ سارے لوگ صحابہ کے وقت مین کسی کی کوئی تقلید نہ کرتا تھا نہ چھوٹے کی نہ بڑے کی اور اجماع ہوا اسپر کہ
سارے لوگ تابعین کے وقت مین بھی تقلید نہین کرتے تھے نہ چھوٹے کی نہ بڑے کی سو یقین ہوا کہ مقلد لوگ انکار کرتے
ہین اس شخص کا کہ جسکی تقلید کرتے ہین اور اٹھا کرتے ہین اجماع امت کا اور یہ بری بات ہے یقینی سو جس نے
خاص کر لیا ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رح کو تقلید کرنے کے لیے چھوڑ کر حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور ابن مسعود
اور ابن عباس اور عائشہ اور سعید بن مسیب اور زہری اور نخعی اور شعبی اور عطا اور طاؤس اور حسن بصری رضی اللہ عنہم کو
سو کچھ کام کا نہین کیونکہ یہ گروہ سب مقر ہین اسکے کہ حضرت عیسے علیہ السلام اوپر گے زمین پر سو

کسی کے لیے کہ چلے کسی بات پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کے سوا بدون دلیل کے لقولہ تعالیٰ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ
اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ اسکے معنے فرمایا اللہ تعالے نے کہ چلو اُس چیز پر جو اُتری تمہاری
طرف تمہارے پروردگار کی نزدیک سے اور نہ چلو سوا اُسکے اور رفیقوں کے پیچھے ✤ وقولہ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ
اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا اسکے معنے اور جب کہا جاوے اُنکو کہ چلو اللہ تعالیٰ
کی کتاب پر کہتے ہین ہم نہ چلین گے اسپر بلکہ چلین گے اُسی پر جسپر دیکھا چلتے ہوے اپنے باپ دادون کو ✤
وَقَالَ مَادِحًا لِمَنْ لَمْ یُقَلِّدْ فَبَشِّرْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ اُولٰٓئِکَ
الَّذِیْنَ ھَدٰھُمُ اللّٰہُ وَاُولٰٓئِکَ ھُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ اور فرمایا اللہ تعالے نے تعریف مین اُن شخصون کے
جو تقلید نہین کرتے ہین سو خوشخبری سُنا اُن بندون کو میرے جو سنتے ہین بات پھر چلتے ہین اچھی بات پر
یہ گروہ وُہی ہین جنکی ہدایت کی اللہ نے اور یہ گروہ عقل والے ہین وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ
اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ پس اگر جھگڑو تم کسی مسئلہ مین تو رجوع کرو اللہ اور
رسول کیطرف اگر ایمان لاے ہو اللہ پر اور قیامت پر سو نہین مباح کیا اللہ تعالے نے رجوع کرنے کو جھگڑے
کے وقت کسی اور کی طرف سوای قرآن اور حدیث کے اور معلوم ہوچکا اجماع سب صحابہ کا اور سب تابعینون کا
اور اجماع تبع تابعینون کا اگلون سے پچھلون تک اسپر کہ آپ باز رہے اور دوسرون کو منع کیا اس بات سے
چلے کوئی کسی آدمی کی بات پر اور اختیار کرے ساری بات کو اُسکی سو چاہیے کہ معلوم کرے وہ شخص کہ
چلا ہے ساری باتون پر ابی حنیفہ رح کے یا ساری باتون پر مالک رح کے یا ساری باتون پر امام شافعی رح کے یا ساری
باتون پر امام احمد رحمہ اللہ نہین چھوڑتا ہے کسی بات کو اُنکے کہ جنکی تابعداری کی ہے اُسنے اور نہین چلتا ہے خدا
اور رسول کی بات پر بغیر ملائے کسی آدمی کی بات سو مقرر اُسنے الٹا کیا اجماع امت کا اگلے سے لے پچھلے
تک اور نہ ٹھیرے گا کسی کا عقیدہ اگلون مین سے اُسکا سا اور مقرر الٹا چلا وہ مسلمانون کی راہ سے پناہ دے
اللہ ایسی راہ سے کیونکہ سارے فقہاے منع کیا کہ میری تقلید نہ کرو سو جسنے تقلید کی کسی فقیہ کی مقرر اُسنے
الٹا کیا اپنے مجتہد کو کہنے کو سو جس شخص نے ٹھیرایا کسی مرد کو مثل فقہا مین سے بہتر تقلید کرنے مین
حضرت عمر بن الخطاب رض و علی بن ابی طالب رض و ابن مسعود اور ابن عباس و عائشہ رضی اللہ عنہم سے

خاتم المحققین مولانا محمد اسمعیل صاحب نے درمیان تنویر العینین اپنی کے یہ کہ افراط کی ہے لوگون نے بیچ تقلید کے
اور سختی کرتے ہین بیچ لازم کر لینے تقلید ایک شخص مقرر کے یہانتک کہ منع کرتے ہین اجتہاد کرنے کو بیچ ایک
مسئلہ کے بھی اور منع کرتے ہین تقلید کرنے کو سوائے امام اپنے کے بیچ بعض مسئلون کے بھی اور یہ افراط وہی بیماری
ہے مہلک کہ جسنے ہلاک کیا ہے رافضیون کو پس یہ لوگ بھی کنارے آئے ہین ہلاک ہونیکے لیکن رافضی
نہایت بیماری کو پہونچے پس ناکارہ کردین انہون نے آیتین اور حدیثین واسطے کہنے اس شخص کے
کہ گمان کرتے ہین تقلید اس کی اور یہ لوگ بھی شروع ہوئے ہین اسی بیماری مین سو تاویل کرنے لگے ہین
آیتون اور حدیثون کو طرف کہنے امام اپنے کے اور حق تھا تاویل کرنا قول امام کا طرف آیتون اور حدیثون کی
انتہی + اور یہی فرمایا خاتم المحققین نے درمیان دوسرے موضع تنویر العینین کے اور کہتے ہین ہم یہ کہ پیروی مذہب
حنیفہ کی نہین ہے تقلید شخص معین کی اسواسطے کہ مذہب حنفی عبارت ہے کئی مجتہدون کے فتوون سے مانند ابو حنیفہ
اور صاحبین اور زفر کی اسواسطے کہ مثال ابو یوسف کی مثل طرف ابو حنیفہ کی مثال امام احمد حنبل کی طرف
امام شافعی کی ہے اور پس وجہ کے معلوم ہوتا رجوع کرنے سے طرف اختلاف کی فروع اور اصول سے پس ایک ہونا
ان مذہبون کا اعتباری ہے پس کہتے ہین ہم ایک ہونا مذہب چارون کا بھی اسیطرح ہے پس نہین ہے لازم آتا
سے اسواسطے پیروی کرنیوالے مذہب حنفی کے انتہی + اور یہی فرمایا خاتم المحققین نے درمیان تیسرے موضع
تنویر العینین کے اور آرزو ہے کہ معلوم ہوجاوے مجھکو کیونکر جائز ہوگا لازم کر لینا ایک شخص مقرر کی تقلید کو باوجود
قدرت کے رجوع کرنے پر ان روایتون کی طرف جو منقول ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صاف صاف دلالت کرتی ہین خلاف
پر اس امام کی بات کے جسکی تقلید لازم کیا ہے پھر اگر نہ چھوڑا کسی نے اپنے امام کی بات کو اسکے دل مین شرک گھسا ہوا ہے
اور یہی فرمایا خاتم المحققین نے درمیان کتاب ایضاح الحق اپنی کے کہ حکم کرنا ساتھ واجب ہونے تقلید ایک مجتہد مقرر
کے مجتہدون سابقین مین سے اور حکم کرنا ساتھ لازم پکڑنے بیعت ایک پیر مقرر کے پیرون طریقت کے سے بنا کر کے
اوپر قیاس اطاعت امام وقت کے اور بیعت اسکی کے قبیل بدعات کے ہے انتہی + اور فرمایا بیچ دوسرے موضع کے
کہ عمل کرنا ساتھ احکام فقہیہ معتبرہ کے اور شغل صوفیہ نافعہ کے قبیل مباحات کے سے ہے کہ وقت ضرورت تعدد جماعت
کے عمل مین لاوین اور بعد اسکے اصلی مطلب مین مشغول ہون اور طعنہ دے طریقہ انبیا محمدیت خالصہ اور تسنن قدیم چاہیے کہ نہ ساتھ مذہب

نہین حکم کرینگے رای پر کسی کے نہ ابی حنیفہ کے نہ مالک شافعی کے سوا اللہ بلکہ حکم کرینگے موافق اس وحی کے کہ
بہیجا تہا اللہ نے انکی بہائی محمد رسول اللہ کی طرف انتہی + اور فرمایا صاحب بیضاوی نے تحت اس آیت کے
اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا کہ یہہ اسکی دلیل ہے اوپر اس بات کی کہ تحقیق حاصل کرنا علم کا بیچ اصول
کے واجب ہے اور اکتفا کرنا ساتہ تقلید کے اور ظن کو درست نہین ہے انتہی + یہی عبارت ہذا الکافیہ کی ہے کہا
دوسرے موضع مین یہ کہ فرق ہے درمیان تقلید اور اتباع کے اتباع کہتے ہین اسکو کہ چلے کسی کی بات پر جبتک کہ
ظاہر ہو خوبی اسکی بات کی اور صحت اسکے مذہب کی اور تقلید کہتے ہین اسکو کہ چلے کسی بات پر اور وجہ اسکی معلوم
نہ ہو اور مقرر بد رست کیا اللہ تعالے نے تقلید کی تہیری جگہ اپنی کتاب مین اور فرمایا ٹہرا لیا لوگون نے مولویون مشایخ
کو خدا اللہ کو چہوڑکر سو کہا حذیفہ نے نہ پوجے جاتے تہے وے اللہ کے سوا لیکن حلال و حرام کرنیکے مختار ہوئے تہے سو
چلے لوگ انکی بات پر اور کہا کہ اتباع درست ہے دین مین اور تقلید منع ہے انتہی + یہ عبارت شرح نخبہ مین ہے فرمایا
کہ جب ملے رسول اللہ کی بات عمل کرے اسپر اور علما طریقت کو نزدیک یہی یہی بات معتبر ہے جیسا کہ فرمایا شیخ بزرگ
محی الدین عربی نے فتوحات مکیہ مین نہ مانی جاوے کوئی چیز حدیث صحیح کے سوا پہر اگر ہووے آدمی کسی کا مقلد اور
پہونچے اسکے پاس حدیث ضعیف جسکی سند پہونچی ہے رسول اللہ تک اور الٹا دے اسکو امام کی بات یا پیر کی اور اس
بات کی دلیل معلوم نہ ہو تو عمل کرے حدیث ضعیف پر اور چہوڑ دے انکی بات کو کیونکہ حدیث ضعیف امام کی
بات سے کم نہین مرتبہ مین گو حقیقت مین صحیح نہ ہو اور جب صحیح ہوی حدیث اور الٹا دے اسکو پیر کی بات یا امام کی
تو کوئی راہ نہین حدیث سے پہرنے کی اور چہوڑ دی جاویگی پیر اور امام کی بات رسول اللہ کی بات سے پہر فرمایا کہ نہین
جائز ہے چہوڑنا اللہ اور رسول کی بات کو پیر اور امام کی بات سے اور جو کرے ایسا سو مقرر پڑا کہلی گمراہی مین
اور نکل گیا اللہ کے دین سے انتہی + یہ عبارت شیخ کردی کی ہے فرمایا شیخ کردی نے اپنی رسالہ مین کہ طریقہ
مشایخ صوفیہ کا سارا خصوصاً نقشبندیہ کا چلنا حدیث نبویہ پر ہے اور معتقد ہونا کسی مذہب معین کا یا کسی عالم
کی بات کا انکی عادت نہین ہے اس قسم کی جم جانا مذہب معین پر انتہی + شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے
فتوح الغیب مین ایک مقالا اسی وضع کا لکہا ہے اسکی ابتدا یون ہے نظر کرو قرآن اور حدیث پر اور چلو انہین
دونون پر اور فریب کہاؤ کسی ضعیف یا قوی کی بات پر انتہی + اور فرمایا تاج المحدثین اور امام الموحدین

خام خیالون سے کوئی دلیل نہین اسپر اور نہ اعتماد کیا جاوی انکی بات پر مقرر وہی انہین سے ہین جنکی شان مین
حدیث آئی ہے فَسُئِلُوا فَاَفْتَوا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا یعنے بیشک انہون نے فتوی دیا بغیر علم کے
سو آپ گمراہ ہوئی اور دوسرون کو گمراہ کیا اور نہ سمجہا کہ یہ بات عیب کی ہے جو شرک ہی اور وہ اُن پانچ
باتون مین سی ہے جنکو نہین جانتا سوا اللہ کے کوئی + اور فرمایا مولانا نظام الدین نے کہ بعضے تعصب والون
نے کہا کہ ختم ہو گیا اجتہاد مطلق چارون اماموں پر اور نہ ہوا کوئی مجتہد مطلق بعد اُنکے اور اجتہاد فی المذہب
ختم ہوا علامہ نسفی پر جو صاحب کنز کا ہے اور نہ ہوا مجتہد فی المذہب بعد اُسکے کوئی اور یہ غلط ہی اور غیب
دانی ہے اور اگر اُنسے پوچہیے کہ کہان سے معلوم کی تمنے یہ بات تو دلیل نہ لا سکین ہرگز یہ غیب دانی ہے
اور تحکم ہے قدرت پر اللہ تعالی کے کہان سے معلوم ہوئی یہ بات کہ نہ ہوگا کوئی مجتہد قیامت تک سو یہ کلام جہل
تعصب کی باتون سے ہے انتہے + اور جو اجتہاد کرے بعضے مسئلہ مین اُسکو علم اُسیقدر چاہیے جو اُس مسئلے سے علاقہ
رکہے اکثر علماء نے ذکر کیا ہی اور فرمایا مولانا عبد العلی قدس سرہ نے جو حنفی تہے اگر رفع یدین کیا تو کچہ ڈر نہین اور نہ کیا
تو بہت اچہا ہے انتہی + اور متن مین در مختار کی لکہا ہی اگر رفع یدین کرے تکبیرون مین اپنی مذہب سے زیادہ نماز نہ خراب
ہو گی کیونکہ نماز کی جنس کی حرکت ہے انتہے + اور شیخ عبد الحق دہلوی نے جو حنفیون کے سردار ہین شرح سفر السعادت
مین لکہا ہی کہ حق یہ ہے کہ رفع یدین کرنا اور نہ کرنا دونو سنت ہے انتہے + یہ عبارت فتح القدیر کی ہی کہا ابن ہمام نے
فتح القدیر مین اگرچہ چہوڑ دے کوئی چار رکعتین جو قبل ظہر کے ہے اور جو بعد اسکے ہی اور دو رکعت فجر کی کہا گیا ہی کہ نہ لگے گی اُسکو برائی کیونکہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا نام رکہا ہی نفل مگر یہ کہ ہلکی جانے پہر کہے کہ یہ فعل نبی کا ہی اور مین ایسے نہین کرتا تو اُسوقت کفر ہی انتہے
اور اسیطرح رفع یدین اور آمین پکار کر کہنا اور ہاتہ سینہ پر باندہنا اور جو فعل نبی کا ثابت ہو اُسکو ہلکا جاننا اُسکا حال بہی
اسی سے سمجہو انتہی + اور یہ عبارت بہی شرح مسلم کی ہی فرمایا عراقی نے منعقد ہوا اجماع اسپر کہ جو مسلمان ہو اُسکو اختیار ہے
کہ تقلید کرے جسکی چاہی علما مدین و مکے کے اور اجماع صحابہ کا ہی اسپر کہ جو فتوی پوچہے حضرت امیر المومنین ابو بکر اور عمر رض کو اُسکو چاہیے کہ پوچہے
ابا ہریرہ کو اور معاذ بن جبل وغیرہ کو اور چلی اُنکے کہے پر بغیر انکار کے لکہا اس مضمون کو شرح مسلم مین انتہے + یعنے علما کی تقلید مین روک
نہین کہ ایک کا مقلد کسی دوسرے مذہب کے عالم سے نہ پوچہے یہ طور صحابہ کا نہ تہا انتہے + امام غزالی رح احیاء العلوم مین فرماتے
ہین کہ جنکی تقلید کیا خلائق نے اور تابعدار بہت ہوئے اُنکے سو پانچ شخص ہین شافعی رح اور مالک رح اور ابو حنیفہ رح اور احمد حنبل رح

خاص کے اور طریق خاص کے بلکہ مذہبون اور طریقون کو مثل دکان عطار کی چاہیے جاننا اور اپنے کو گروہ محمدی سے گننا چاہیے
انتہے + کہا تفسیر کبیر مین تحت اس آیۃ کے اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ الخ اور کہا ربیع نے کہ کہا مینے ابو العالیہ
کے تئین کسطرح تھا وہ رب پکڑنا درمیان بنی اسرائیل کے پس کہا اسنے بات یون ہے کہ انہون نے بہت کچھ کہ پایا
انہون نے کتاب اللہ تعالی مین کہ مخالف ہے اقوال مولویون کے اور درویشون کے سو نہی عمل کرتے مطابق اقوال
انکے کو اور نہی قبول کرتے حکم اللہ کا فرمایا استاد ہمارے اور صاحب ہمارے نے جو خاتم المحققین اور مجتہدین اپنے زمانہ
کے تھے رضی اللہ عنہ مقرر بچشم خود دیکھا مینے ایک جماعت کو مقلدین فقہا کو سے کہ پڑھا مین مینے انپر بہت آیتین کتاب
سے بعضے مسئلون مین جس حال مین کہ تھے مذہب انکے مخالف ان آیتون کے اور التفات نہین کی انہون نے ان آیتون
کی طرف اور رہگئے دیکھتے ہوئے میری طرف جیسے تعجب کرنیوالے یعنے کیونکر ممکن ہو عمل مطابق ظاہر ان آیتون کے
باوجودیکہ روایت اگلون ہمارے سے موروثی ہے انکے خلاف پر اور اگر غور کرے تو غور کرنیکا تو فاسق ہے تو
شیطان کا ہے پس واجب ہوا حکم ساتھ کفر اسکے کی بنا بر اس مذہب کی کہ قول خارجیون کا ہے انتہے + کہا ملا
علی قاری نے رسالہ مین اپنے جسکا نام سم العوارض ہے اور کہا ملک العلماء مولانا عبد العلی نے اور سیوطی نے
جزیل المواہب مین اسیطرح کہ جو بعضے فتوی مین لکھا ہے کہ جو حنفی شافعی ہو تو تعزیر کیا جائے اور جو شافعی
حنفی ہو تو خلعت دیا جائے سو یہ قول بدعتی اور اختراع کرنیوالے اور نئی شریعت نکالنے والے کا ہے اور تعصب
ہے کیونکہ ساری امام حق مین برابر ہین کسی کے حق مین حدیث نہین وارد ہوئی کہ اسکے مذہب کو تمیز ہے
اورون کے مذہب سے اور اگر صحیح ہوئی تو اسکی تقلید واجب ہوجاوے ہر شخص پر اور یہ بات خلاف اجماع
کے اور خلاف حدیث کے ہے + یہ عبارت شرح مسلم الثبوت کی ہے ملک العلماء مولانا عبد العلی
قدس سرہ نے شرح مسلم مین فرمایا ہے کہ نہین واجب ہے سدا رہنا ایک مذہب پر اور صحیح ہے ایک مذہب
سے دوسرے مذہب مین جانا اور یہی بات حق ہے لائق ایمان لانے کی اور اعتقاد رکھنے کی مگر یہ کہ کھیل نہ
کرے کیونکہ کھیل حرام ہے مذہب مین ہو یا دوسری چیز مین اور وہی حضرت ملک العلماء فرماتے ہین
کہ بعضے کہتے ہین کہ علامہ نسفی کے بعد زمانہ خالی ہوا اور ختم کیا اجتہاد فی المذہب کو اسپر اور ختم کیا
اجتہاد مطلق کو چار امام پر اور واجب کر دیا لوگون نے تقلید ایک کی ان چار مین سے پر سو یہ ہی خیال تھا انکے

سوا عالمونکے کوئی نہین سمجھ سکتا اور انکے راہ پر سوا بزرگون کے کوئی نہین چل سکتا تو اُسنے اس آیہ کا انکار کیا اور
اس نعمت کی قدر نہ سمجھی بلکہ یون کہا چاہیے کہ جاہل لوگ انکا کلام سمجھکر عالم ہو جاتے ہین اور گمراہ لوگ انکی راہ
پر چلکر بزرگ بنجاتے ہین اس بات کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک بڑا حکیم ہو اور ایک بہت بیمار پھر کوئی شخص اس بیمار سے
کہے کہ فلانے حکیم کے پاس جا اور اس سے علاج کرا اور وہ بیمار یہ جواب دے کہ اُسکے پاس جانا اور اس سے علاج کرنا
بڑے بڑے تندرستونکا کام ہے مجھ سے کیونکر ہو سکے کہ مین سخت بیمار ہون سو وہ بیمار بڑا احمق ہے اور اس حکیم
کی حکمت کا انکار رکھتا ہے اسواسطے کہ حکیم تو بیمارون کو علاج کے واسطے ہے جو تندرستونکا علاج کرے اور نہین بیمارونکی
تو اسسے فائدہ ہو اور بیمارونکو کچھ فائدہ نہو تو وہ حکیم کاہی کا غرض جو کوئی بہت جاہل ہو اسکو اللہ و رسول کی کلام سمجھنے
مین زیادہ رغبت چاہیے اور جو بڑا گناہگار ہو اُسے اللہ اور رسول کی راہ چلنے مین زیادہ کوشش چاہیے سو ہر خاص
و عام کو چاہیے کہ اللہ اور رسول ہی کی بات کو تحقیق کرین اور اسکو سمجھین اور اسی پر چلین اور اسی کے موافق
اپنی ایمان کو ٹھیک کرین انتہے + اور یہی عبارت تقویۃ الایمان کی ہے جو کوئی کسی امام کی یا مجتہد کی یا غوث
و قطب کی یا مولوی مشایخ کی یا باپ دادون کی یا کسی بادشاہ وزیر کی یا پادری پنڈت کی بات کو اور انکی
راہ و رسم کو اللہ و رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے اور آیۃ و حدیث کے مقابلے اپنے پیر و استاد باپ دادا کے قول
سند پکڑے سو ان باتون سے شرک ثابت ہوتا ہے انتہے + یہ عبارت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی وصیت
اس فقیر کی چلنا موافق قرآن و حدیث کے ہے اعتقاد اور عمل مین اور ہمیشہ پیچھے قرآن و حدیث کے لگے رہنا اور ہر روز
تھوڑا سا قرآن اور حدیث پڑھنا اگر پڑھنے کی طاقت نہو تو ترجمہ کوئی ورق قرآن اور حدیث کا سننا اور عقیدے مین
اگلے لوگون کا مذہب جو اہل سنت تھے اختیار کرنا اور جستجو اور تلاش سے ان باتون کی اگلون نے تفتیش کی باز رہنا
اور کچھ باتون پر معقولیون کے خیال کرنا اور روزہ نماز کو مسئلے اس عالم سے پوچھکر چلنا کہ حدیث اور فقہ دونو سے خبر رکھتے
ہون اور ہمیشہ فقہ کے مسئلے کو قرآن اور حدیث سے ملانا جو موافق ہو اسکو قبول کرنا اور جو موافق نہو تو ایسی بے کی
چیز کو اُسکے خاوند کی منہ پر مارنا امت کو کبھی تلاش سے مسئلہ اجتہادیکے قرآن اور حدیث سے بے پروائی نہین ہے
اور تخلیف کی باتین ان فقہا کی کسی عالم کی تقلید کر کے حدیث کی پیروی نہین کرتے نہ سننا اور انکی طرف التفات کرنا
اور خدا کی نزدیکی انکی دوری مین ڈہونڈنا انتہی + اور فرمایا شیخ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بیچ عقد الجید کے کہ مراد اس نزدیکی سے

اور سفیان ثوری انتہے۔ یہ عبارت الغیث کی ہی عراقی نے الفیہ مین اور زکریا انصاری نے شرح مین یون کہا ہی کہ مذاہب پانچ ہین ایک سفیان ثوری اور انکے مقلد رہے پانچ سو برس تک اور عینی نے شرح بخاری مین لکہا ہی کہ امام مالک رح ایک امام ہین اماموں مین سے جنکا مذہب پسندیدہ تہا اور دوسرے امام ابو حنیفہ ہین اور تیسرے امام شافعی اور چوتہے احمد بن حنبل ہین اور پانچوین سفیان ثوری ہین اور چہٹے داؤد بن علی الاصفہانی ہین انتہی + یہ عبارت تقویۃ الایمان کی ہی اس زمانے مین دین کی بات مین لوگ کئی راہین چلتے ہین کوئی پہلوں کی رسموں کو پکڑتا ہے اور کوئی قصے بزرگوں کے بیان کرتا ہی اور مولویوں کو جو انہوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالی ہین سند پکڑتا ہے کوئی اپنی عقل کو دخل دیتا ہی اور ان سب سے بہتر راہ یہ ہی کہ اللہ اور رسول کی کلام کو اصل کیجیے اور سند پکڑیے اور اپنی عقل کو کچہ دخل نہ دیجیے اور جو قصہ بزرگوں کا اور کلام مولویوں کا اسکے موافق ہو تو قبول کیجیے اور جو موافق نہ ہو اسکو سند نہ پکڑیے اور جو رسم اسکے موافق نہو اسکو چہوڑ دیجیے اور جو عوام الناس مین مشہور ہی کہ اللہ و رسول کا کلام سمجہنا بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہیے ہمکو وہ طاقت کہان کہ انکا کلام سمجہین ہم اسپر چلنا بڑے بزرگوں کا کام ہے سو ہماری کیا طاقت کہ انکے موافق چلین بلکہ ہمکو یہی باتین بس کرتی ہین جیسے چلے جاتے ہین سو یہ بات بہت غلط ہی اسواسطے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے قرآن مجید مین باتین بہت صاف صریح ہین انکا سمجہنا مشکل نہین جو لوگ بے علم ہین یعنے ان باتوں کا سمجہنا کچہ مشکل نہین بلکہ انپر چلنا نفس پر مشکل ہی اسواسطے کہ نفس کو حکم برداری کسی کی بری لگتی ہی سو اسلیے جو لوگ بے حکم ہین وہ اس سے انکار رکہتے ہین اور اللہ و رسول کی کلام سمجہنے کو بہت علم نہین چاہیے پیغمبر خدا تو نادانوں کے راہ بتانے اور جاہلوں کے سمجہانیکو اور بے علموں کے علم سکہانے کو آئے تھے چنانچہ اللہ تعالی نے سورہ جمعہ مین فرمایا ہے هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ترجمہ وہ اللہ ایسا ہی کہ جس نے کہڑا کیا نادانوں مین ایک رسول انہین سے پڑہتا ہی آیتین اسکی اور پاک کرتا ہی انکو اور سکہاتا ہے انکو کتاب و عقل کی باتین اور بیشک تہے پہلے سے گمراہی صریح مین یعنے یہ اللہ کی بڑی نعمت ہی کہ اسنے ایسا رسول بہیجا کہ انہون نے بیخبروں کو خبردار کیا اور ناپاکوں کو پاک اور جاہلوں کو عالم اور احمقوں کو عقلمند اور راہ بہٹکے ہوؤں کو سیدہی راہ پر لایا سو جو کوئی یہ بات سنکر یون کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات

امام محمد رح کے نزدیک جسوقت امام آہستہ پڑہے جائز ہی لیکن اولی اور امام شافعی رح کے نزدیک بغیر پڑہے الحمد کی نماز جائز نہین اور

لیکن فقیر کے بہی قول امام شافعی کا ترجیح رکہتا ہو اور بہتر ہے کیونکہ اس حدیث کی لحاظ سے کہ نماز نہین ہوگی مگر

سورۂ فاتحہ سے نماز کا ابطلان ثابت ہوتا ہی اور قول امام ابو حنیفہ رح کا جا بجا وارد ہی کہ جسجگہ حدیث صحیح وارد ہو اور میری

بات کی خلاف پڑے تو میری قول کو نہ مانے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر چلے اور حال آیت کریمہ کا یہ ہی کہ جسوقت امام

قرآن ملاوے مقتدی چپ رہی اور سنے کہ سورہ فاتحہ کی لیے کہ ام الکتاب ہے اور مستثنے ہی مفہوم سے بعضے حدیث صحیح کی اور علما

محققین اور محدثین اور مفسرین نے اس بات مین بہت گفتگو کی ہی آخر ٹہیری یہ بات کہ سورہ الحمد پیچہے امام کے پڑہے اور سلف

جسوقت امام لفظ الحمد پڑہے مقتدی سنے اور پہر الحمد للہ آخر سورۃ تک اسی طور سے آہستگی کے ساتھہ ملا دے اور

جب امام آمین پر پہونچے تب سب مقتدی کہین پکار کر آمین اور اس بات مین صحیح بخاری مین بہی ایک حدیث وارد ہے

اب شان نزول موافق بیان اور تحقیقات شیخ کامل شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے معلوم کیا چاہیے کہ پیغمبر

خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کی مسجد مین نماز ادا کرتے تہے اور صحابہ بہی پیچہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑہتے تہے اور جس

سورہ کو حضرت جہر کے ساتھہ ختم فرماتے تہے مقتدی لوگ اسکو آہستگی کے ساتھہ پڑہتے تہے جب الحمد کو تمام کر کے

سبح اسم ربك الاعلى شروع کیا صحابہ بہی پیروی کی راہ سے اس سورہ کو پڑہنے لگے اسی مین یہ آیت اتری تب

رسول اللہ نے فرمایا قراۃ الامام قراۃ له قرات امام کی قرات مقتدی کی ہی اس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ آیت دوسری

سورہ کے منع کی لیے اتری نہ سورہ فاتحہ کی لیے اور پہر سب صحابہ پیچہے رسول اللہ کے سورۂ الحمد ہمیشہ ادا کرتے رہے

کبہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہ کیا پس لازم ہے کہ سورہ فاتحہ کو مقتدی لوگ پیچہے امام کے پڑہا کریں تا بعدار ومین مفسرین

اور محدثین کے داخل ہین اور چہوڑنے مین عمل اسکا خلاف حدیث صحیح کے واقع ہوگا اور کیا تعجب ہے کہ صحت اس حدیث کی

امام ابو حنیفہ رح کو نہ پہونچی ہو اور جب یہ اور ہزاروں علما محققین سے مثل امام بخاری و صاحب مسلم رح وغیرہ کی صحت اسکی

ثابت ہوئی چہوڑنے مین اسکی معلون ہوگا انتہے ✣ دوسرا مکتوب مرزا مظہر علیہ الرحمۃ کی مکتوبات سے پوچہا تہا لوگون نے

کہ حدیث پر چلنا اور ایک مذہب سے دوسرے مذہب مین جانا درست ہی یا نہین ✣ جواب مخدوما میرے عمل بالحدیث کا

مسئلہ شیخ محمد حیات مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے لکہا ہی خلاصہ اسکا اردو مین لکہا جاتا ہی فرمایا اللہ صاحب نے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ

تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کہہ اگر دوست رکہتے ہو اللہ کو تو چلو میری بات پر کہ دوست رکہے

یہ ہی کہ نہین سبب کوئی پہنچنے حدیث نبی صلعم کی سے مگر یہ کہ نفاق خفی ہے اور حمق جلی ہے انتہی + یہ عبارت صراط
المستقیم کی ہی چلنا چار مذہب پر کہ تمام اہل اسلام مین مروج پایا ہے اچھا ہی لیکن پیغمبر خدا کے علم کو ایک مجتہد کے
منحصر نجاننے بلکہ پیغمبر خدا کا علم تمام جہان مین پہیل گیا اور موافق مقتضائے وقت کی ہر کسی کو پہنچا اور بعد اسکی جب
کتابین تصنیف ہوئین جمیعت اس علوم کی ظاہر ہوئی سو جس مسئلے مین حدیث صحیح صریح غیر منسوخ ملے کسی مجتہد کی پیروی
کرو اور مجتہدین کو اپنا پیشوا سمجھے اور دل مین انکی محبت رکھے اور انکی برائی لازم جانے کیونکہ پیغمبر خدا کے علم کے اٹھانیوالے یہی اور بعد
پیغمبر خدا کی صحبت کا فائدہ حاصل کرکے پیغمبر خدا کی کتاب مین مشغول ہوئے ہین اور مقلد لوگ تعظیم اور توقیر مجتہدون کی جو
جانتے ہین کوئی آگاہ کرنیکا محتاج نہین انتہی + چوتھے باب مین صراط المستقیم کے لکھا ہی طریق ذکر ایمانی کا یہ ہے کہ پہلے لوح
معنے قرآن کریم اور اذکار منقولہ اور دعا ماثورہ کی تحقیق کرے اگر آپ عربی کے فنون سے واقف ہے تو بہتر ورنہ نہین تو یہ بات جاننے والے
اس فن کے جو اعتبار رکھتے ہین انکو کہے آہین پوچھے اور حاصل کرے نہین لغت کے معنے کہ سوا عرب والے دوسرے لغت کیطرف التفات کرے
اور باریکی پر غور کرنیوالونکے فن ادب مین کہ اپنی فضیلت کہلاتے اسکو محقق عربیہ بنکر سارا اہل اسلام پر مطلب کی راہ سے افر
لکہا ہے کہ وہ محض بدعت ہے اور برباد کرنا عمر کا ہی غفلت در کہیل مین + بیت + ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی + کین رہ کہ تو
میروی بترکستان ست + انتہی + ادب کے فن صرف و نحو و معانی اور بیان وغیرہ کہلاتے ہین یہ فنونکو لکہا ہی مرزا کریم اللہ بیگ صاحب
نے ایک کتاب مین جسمین تمام فتوے خاندان شاہ ولی اللہ صاحب کے جمع کیے ہین سوال اگر حنفی مذہب بعض مسئلے مین جیسا رفع یدین وغیرہ
مذہب شافعی پر عمل کرے تو کیا حکم ہے + جواب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی طرف سے عمل کرنا درست ہے اگر کتاب اور حدیث سے
مذہب شافعی کو ترجیح پاوے تو عمل کرے یا عمل احتیاط کا منظور ہو جیسے صدقہ فطر کا زیادہ دینا وسیر پانی مین پڑے جیسا نکاح
کر دینا اس عورت کا جسکے شوہر کا حال معلوم نہو کہ کہان ہے اور حکم پانی کا اس ملک مین بہتر ہے کہ وہ تو مذہب سے نکل نجاوے +
سوال سورہ فاتحہ کی پڑھنے مین اندر نماز کی پیچھے امام کے اس حدیث کو لحاظ سے کہ لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب نماز نہین ہوتی
ہے مگر سورہ فاتحہ پڑھنے سے اور لحاظ سے اس آیت کو واذا قری القرآن فاستمعوا له وانصتوا جب پڑہا جاوے قرآن
چپکے رہو اور سنو کیا حکم ہوگا اور امام ابی حنیفہ کی قول سے معلوم ہوتا ہی کہ الحمد کا پڑہنا امام کے پیچھے منع ہے اور امام
شافعی کے نزدیک بدون الحمد پڑھے نماز جائز نہین کیا کیا چاہیے اور کس کے فتوے پر چلنا اس مسئلہ مین بہتر ہے +
جواب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کا پڑہنا سورہ الحمد کا اس مقتدی کو پیچھے امام کے مقتدی کو امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک منع ہے

اسواسطے کہ کہیل مذہب مین دنیا کی غرض کے لیے نا درست ہے اور اگر مذہب کا اپنے فقیہ ہے اور ایک مذہب سے دوسرے
مذہب مین جانے کا سبب دینی رکہتا ہو اور دوسرا مذہب اسکے نزدیک ترجیح پایا دلیلون کے رو سے تو ایسے
شخص پر واجب ہے اور ایک روایت مین جائز ہے کہ اگر فقہ نہین جانتا اور مذہب مین اپنے فقیہہ مشہور ہوا اور حقیقت مین
جاہل ہا اور دوسرے مذہب کو اپنے نزدیک آسان جانتا ہو اور اسمین دین کے سمجھنے کی امید کہتا ہو ایسے شخص کا
ہر ایک مذہب سے دوسرے مذہب مین جانا واجب ہے اسواسطے کہ مذہب کا جاننا بہتر ہے جاہل رہنے سے مذہب مین
کیونکہ اکثر جاہل کی عبادت صحیح نہین ہوتی اگر کوئی سبب ہوئے نہ دین کے نہ دنیا کے بلکہ دونو مذہب سے صرف قصد
عمل کا ہوئے تو جائز ہے اپنے ہے کو اور منع ہے فقیہ کو اسواسطے کہ اُسنے ایک مدت مین اس مذہب کا فقہ حاصل کیا تہا
جب دوسرے مذہب مین جائیگا تو دوسری اور چاہیے اس مذہب کی فقہ حاصل کرنیکو تو عمل سے بالکل بے نصیب رہا
تو اسکو دوسرے مذہب مین جانا جائز نہین محض تعصب سے کوئی دلیل نہین اسپر کیونکہ سب امام حقیقت مین برابر ہین
اور اگر مقدم محکم مین مذہب حنفی کے یا دوسرے مذہب کے کسی مذہب پر کوئی آیت یا حدیث ہوتی تو تقلید اسکی ہر مسلمان
پر واجب ہوتی اور تقلید دوسرے کی جائز نہ ہوتی اور یہ بات خلاف اجماع کے ہو + اور صاحب جامع الفتاوی نے
کہ حنفی مذہب سے یون کہا کہ جائز ہے مرد اور عورت کو شافعی مذہب سے حنفی مذہب مین آنا اور حنفی مذہب سے
شافعی مذہب مین جانا اور بہتر ہے لوگ اگلون اور پچہلون مین سے ایک مذہب سے دوسرے مذہب مین گئے
ہین اگر جائز نہ ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتے اور جس نے خلاف اسکے کہا ہے قول بے دلیل ہے اور نامعقول
مسلم ہے اوپر اسکے کہ پیروی کرے ہدایت کی انتہے + یہ عبارت مرزا عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کی چار عنصر
مین ہے + تقلید موجب تشنیع ست + وہم وضعی بکدیگر باعث ہزار تصدیع + واکنون تو بدل تعبد بدل دلیل
توفیق اینست + ترک تقلید گیر تحقیق اینست انتہے + اور شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین + آنکس کہ
بقرآن و خبر زو نرہی + این ست جوابش کہ جوابش ندہی + مقطع ترجمہ عبارات فقہیہ کا تمام ہوا

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَلْبَابْ +

تم کو اللہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ مومن
نہین ہوتا کوئی تم مین سے جبتک ہو خواہش اسکی تابع ہمارے دین لائے ہو کے یہ حدیث صحیح ہے اس روایت کو ابو القاسم
بن اسمعیل بن فضیل اصفہانی نے کتاب الحجہ مین ذکر کیا اور روضۃ العلماء مین لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح نے فرمایا ہے
اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ وَبِخَبَرِ الصَّحَابَةِ یعنے چھوڑ دو میری بات کو رسول کی بات سُنکر اور صحابہ کی سو جو
شخص حدیث کے فن کو جانتا ہے اور ناسخ اور منسوخ قوی اور ضعیف پہچانتا ہے اگر ثابت حدیث پر چلیگا مذہب
امام کے نہ نکلے گا اسواسطے کہ امام کا قول دلیل ہے اگر باوجود خبردار ہونیکے حدیث پہ نہ چلے تو اسنے امام کی بات
نہ مانی ظاہر ہے کہ کسی عالم نے علماء امت مین سے تمام حدیثون کو احاطہ نہین کیا جیسا کہ امام کا قول دلیل ہے اسپر کہ حدیثین
امام تک نہ پہونچین بلکہ بعض فوت ہوئین اور کئیونکو فوت نہ ہوئین کہ مثل خلفاء راشدین کی کہ بڑے عالم اس امت کے تھے
بعض حدیث انکو نہ پہونچی اور اس بات کو خوب جانتا ہے وہ شخص کہ حدیث کے فن مین مہارت رکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ پیروی پیغمبر
کی امت کی ہر شخص پر واجب ہے اور پیروی کسی کی امامون مین سے واجب نہین اور اس بات مختار ہے جس مجتہد کا مذہب چاہے اختیار کرے
جو شخص کہتا ہے کہ حدیث پر چلنے سے امام کو مذہب سے نکلجاتا ہے سو کچھ نہین اگر کوئی دلیل رکھتا ہے تو لیکر آوے + لیکن ایک مذہب سے
دوسرے مین جانا اسکی تفصیل یہ ہے کہ امام سیوطی نے ایک رسالہ جسکا نام جزیل المواہب فی اختلاف المذاہب ہے تالیف کیا
خلاصہ اسکا ہندی مین یہ ہے کہ ایک مذہب سے دوسرے مین جانا درست ہے اور یقین کیا ہے اسکو امام رافعی نے اور اور
پیچھے انکے گئے امام نووی انہون نے روضہ مین کہا کہ بعد جمع ہونے اماموں کے مذہب کے جائز ہے مقلد کو ایک مذہب سے
دوسرے مذہب مین جاوے اور ہم کہتے ہین کہ لازم ہے مقلد کو کہ دونو مجتہد کے حال کو دریافت کرے جب غالب آجاے
ظن اسکا کہ طرف ثانی زیادہ عالم ہے جائز کیا بلکہ واجب ہے اگر ہم اختیار دیوین تو بھی لائق ہے جیسا قبل ہونے مین کہ تقلید
کرے چند روز اسطرف اور چند روز اسطرف اور مقلد کے کئی حال ہین اور عقل کی راہ سے چار حال سے خالی نہین کس
واسطے کہ مقلد یا عامی ہے یا عالم اور دونو کیلیے ایک مذہب سے دوسرے مین جانا یا غرض دین کی ہے یا دنیا کی
پس اگر انپڑھ ہے اور فقہ کی پہچان نہین جانتا اور مذہب کے نام کے سوا کچھ نہین سمجھتا اور ایک مذہب سے دوسرے
مذہب مین جانے سے اراده مال کے حاصل کرنیکا رکھتا ہے تو اس انپڑھ کو رخصت ہے کہ حقیقت مین انتقال اسکا
گویا نئے سرے سے مذہب کو اختیار کرنا ہے اور اگر عالم اور فقیہ ہے اور دنیا کے لیے انتقال کیا تو درست نہین ہے

مسدس منظوم تضمین مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب مجددی دہلوی بر ابیات مولوی خرم علی صاحب

مذہب ہے یا کوئی سلسلہ ہے
برعکس حدیث سب برا ہے
کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے
قرآن و حدیث ہی بجا ہے
دروازہ درج مصطفا ہے
چل اس پہ یہی رہ صفا ہے

کیا مذہب و فقہ میں دہرا ہے
قرآن و حدیث میں ہر شے
یہ شارع محمدی ہے
سمجھاؤں حدیث تجھکو تا کی
گنجینۂ راز احمدی ہے
اس بات کی کچھ نہیں سمجھ

گر عقل سے ہے تجھے رسائی
اور فہم و ذکا سے آشنائی
ہوتے ہوئے مصطفے کی گفتار
تو سمجھ لے یہ بات بہت بھائی
مت دیکھ کسی کا قول و کردار
ہر آئین بحق تیری بہلائی

قرآن حدیث جب تلک ہو
مت مذہب و فقہ کو جگہ دو
گر اصل ملے تو نقل کیا ہے
بیفائدہ وہم کیوں ہے لوگو
یہاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے
گر عقل سے سن ہے کچھ تو سو

ہاں ہاں کہ فقہ بھی نہیں بد
اور مذہب اربعہ ہی ہر جید
اب یادہ تو مجھسے کر نکل کل
پہ درجہ بدرجہ اپنی از حد
خورشید کو آگے کیا ہے مشعل
کہاں قول امام

تفضیل امام کیوں ہے تجھکو
آہوش میں اہل رفض مت ہو
بالغرض غلان تھا مرد کامل
کیا فضل حدیث پر کسی کو
اسنے تھا کیا کہاں سے حاصل
سائل ہوں جواب اسکا د

پایا کسے یہاں سے کون لایا
قرآن و حدیث ہی سے پایا
وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا
مت وہ نکی لیے پیمبر خدا یا
گو غوث و امام مقتدا تھا
وہ جسکو کہ تو نے ہے پڑھایا

سب مجتہدوں اور اجتہادات
اور یہ تیری فقہ اور قیاسات
ملفوظ بہت ہیں تجھ نے دیکھے
معلوم ہیں تیرے سب مقالات
ملفوظ محمدی کو اب لے
اب یہاں لگا کے سن میری

خرم کا نہیں قبیح نکتہ
اکبر ہے بہت صحیح نکتہ
تا حق تجھے اور کچھ ہوس ہے
یہ کہا ہے کیا فصیح ہے نکتہ
قرآن و حدیث تجھکو بس ہے
اس بنی وہ یہ ملیح ہے نکتہ

پیروا ... حنفی

بمطبع مفید عام لاہور میں باہتمام منشی عبداللطیف سپرنٹنڈنٹ مطبع مطبوع گردید